

سلسلہ کے لیے ملاحظہ ہو برہان مارچ ۱۹۷۱ء

قسط - ۲۸ -

ہندو تہذیب اور مسلمان

از جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب استاذ تاریخ جامعہ ملیہ اسلامیہ - نئی دہلی
میرزا تقی فیض آبادی کو مرغ بازی کا بڑا شوق تھا۔ مصحفی نے اپنی مثنوی "مرغ نامہ" میں
بڑی تفصیل سے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ مرزا موصوف کس طرح مرغوں کے پالنے، ان کی غذا
اور تربیت کا اہتمام کرتے تھے۔ اس مثنوی کے چند بند ملاحظہ ہوں

پیس کر کھاتے ہیں نت تب سے سولق	جب سے ہیں مرزا تقی کے ہم رفیق
تیرا اور چوہا پتہ میں ہوتا ہے تمام	یعنی جوانی کا داخل ہے دمام
کہ دان کی رستی ہیں سوال ذوق رکنا	مرغ بازی کا انہیں بسکہ شوق
کوئی کسی مرغ کا دیتا ہے پتا	کوئی کہے ہے اپنے مرغ کی ثنا
اور واں گویا نہیں کچھ اس سوا	ذکر ہے مرغوں کے اصل و نسل کا

ان کی تیاری کا عالم ہے جدا	رات دن پاتے ہیں سونے کی غذا
اور تریں جسپہنت اور تیل و ماش	کیوں نہ وہ مرغ ہو پھر رستم تلاش

ایک مرغ کی تعریف یوں کرتے ہیں :

اس نے جتوائی انہیں جب سے ہزار مرگیا آخر وہ ایک ہمتک کو مار

مرغ خانے میں ہزاروں جانور
رات دن کرتے رہے ہیں شور و شر
مرغ جو دو تین کشتی ہو چڑھا
سمجھیے مرغوں کا اس کو بادشاہ

ہیں جو فیض آباد کے سرزرا تقی
دھوم ہے البتہ ان کے مرغوں کی
کیوں کہ وہ زردینے میں ہیں بیدریغ
کیوں کہ نہ مرغ ہو ویں ان کے کشتی تیغ

مرزا تقی کے علاوہ بھی کچھ مشہور مرغ باز تھے۔ جن کا مصحفی نے اپنے مخصوص اتراز
میں یوں ذکر کیا ہے۔

بعد ازاں اکبر علی اصغر علی
لاکھ جھل بل ان کو یاد ہیں
رکتے ہیں اس فن میں مشتوق پختگی
مرغ بازوں کے بھی وہ استاد ہیں

گرچہ ہیں استاد فن مرزا شریف
لیک کب رکتے ہیں یہ طبع لطیف

مرغ بازی میں بے حد دل چسپی کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ زمین العابدین
خاں (غالباً فیض آباد کے باشندے تھے) کے بیٹے نے مرغ بازی میں اپنی تمام دولت
لگا دی تھی۔

مرغ بازی کے علاوہ بٹیر بازی کا بھی عام چہ چا تھا۔ اہلیہ میر حسن علی رقمطراز
ہیں

۱۔ دیوان مصحفی (ق۔ پٹنہ) ج پنجہم / ص ۱۲۵ ب۔ ۱۲۷ الف

۲۔ ایضاً۔ ص ۱۲۷ الف۔ سوڈا نے "در ہجو مرغ سبز واری" کے عنوان سے ایک مخطوطہ

لکھا ہے۔ کلیات سوڈا / ص ۲۰۳

" بیٹر، جو کوئل کی ایک قسم ہے بہت ہی جنگجو پرندہ ہے۔ بڑی توجہ اور اہتمام سے ان کی تربیت کی جاتی ہے اور ان کی غذا کا اچھا خاصا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ غریب چھوٹے پرند جب ایک مرتبہ لڑنے کے لئے چھوڑ دیئے جاتے ہیں تو وہ اپنی جان دے کر ہی باڑی کے میدان سے ہٹتے ہیں۔ "

کوئلوں کو بھی لڑنے کی تعلیم دی جاتی تھی۔

گھبریلوں نے بھی مسلمانوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کی۔ اور نوجوانوں کو بالخصوص ان سے دل چسپی پیدا ہوئی۔ وہ گھبریلوں کو اپنی کلاٹیوں پر بٹھا کر میلے ٹھیلوں میں جلاتے تھے۔ یہ پرندوں کے علاوہ سانپ بھی مسلمانوں کی تفریح کے باعث تھے۔ اشد ہے کی اداکاریوں سے بھی وہ لوگ غفلت ہوتے تھے۔

مختصر یہ ہے کہ پرندوں میں بیل، طوطا، مینا، کوئل، لٹورہ، ابلقہ، تیتہ، بیٹر، سارنس، شگرا، وغیرہ پالے جاتے تھے اور ان کے کرتبوں سے خطا ٹھایا جاتا تھا۔ بیا چڑیا ہر دل عزیز پر پڑیا تھی۔ اور اکثر عاشق پیشہ لوگ اس پرند کو پالتے تھے۔ بیا کے بارے میں پریانٹ لکھتے ہیں " بیا ایک بہت ہی ہوشیار اور چالاک پرند ہے۔ اس کو بڑی آسانی سے ایک کاغذ کا پرنا یا کوئی دوسری چھوٹی سی چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی تعلیم دی جاسکتی ہے۔

OBSERVATIONS ETC. P. 120

۱۰

۱۱ کلیات نظیر اکبر آبادی۔ ص ۲۴۲-۲۴۵

۱۲ کلیات نظیر اکبر آبادی ص ۲۴۵-۲۴۶

۱۳ ایضاً۔ ص ۲۴۸-۲۸۰

۱۴ پیڑ مندی۔ ۲/ص ۱۲۸، باہر نامہ۔ ص ۲۳۱

۱۵ کلیات نظیر اکبر آبادی ص ۲۴۸

یہ بات تجربے میں آئی تھی کہ اگر کنویں میں ایک انگوٹھی گر پڑے اور بیا کا مالک اسے اشارہ کرے تو وہ گہرے پانی میں گھس جاتی تھی اور اس انگوٹھی کو بحال لاتی تھی۔ یہ کام حیرت سے خالی نہ تھا۔ مزید برآں اس بات کا بھی بڑے وثوق سے دعویٰ کیا جاتا تھا کہ اگر اس چڑیا کو ایک مکان ایک دو بار دکھا دیا جائے تو وہ اشارہ کرنے پر وہاں خط پہنچا سکتی تھی یہ

انسدرام غلص کا بیان ہے بعض رند مشرب نو جوان نے بیا چڑیوں کو میلے ٹھیلوں کے موقع پر نو جوان عورتوں کو تنگ کرنے کی تعلیم دی تھی۔ اور ان سے ان عورتوں کے ماتھے کے ٹیکے اتروامنگواتے تھے۔

” بعض از جوانان رند مشرب تماشا دوست حرکات غریب
 بیادش می دہند۔ یکی اناں جملہ این است کہ بر سر دستش گرفتہ در مجہا و سلیمانی
 بردند۔ ہر جازن صاحب جمال دو چہار می شود، پرواز می دہند و آن
 طائر سرتاپا با ہوش ٹیکہ از پیشانی سرعت تمام رلودہ می آورد و گاہ
 از لعل سر پیش حاشیے لذت گرفتہ جانب پرواز دہند ہ پیغام بوسہ می
 گزارد“

چوں کہ عوام کو پرند پالنے، اور ان کی تربیت کرنے کا عام شوق تھا۔ لہذا پرندوں کی نسلی پہچان ایک فن بن گیا تھا۔ لوگ اس فن میں بھی مہارت پیدا کرتے تھے۔ اختر علی خاں دہلوی کو پرندوں کے انواع و اقسام کی شناخت پر پوری مہارت حاصل تھی اور وہ لوگوں

کو پرند خریدتے وقت مشورہ بھی دیتے تھے یہ

درندوں کی لڑائیاں | عہد مغلیہ میں درندوں کو لڑانا اور ان مناظر سے مخطوط ہونا ایک بہت ہی دل چسپ مشغلہ رہا ہے۔ بچے اور متوسط طبقے کے لوگ بکروں، مینڈھوں، کتوں، سانڈوں اور بارہ سنگوں وغیرہ کو لڑاتے تھے اور خوب خوش ہوتے تھے۔ شاہان مغلیہ اور ان کے امراء ہاتھی، شیر، ہرن، چیتے، سونر، تیندوے، سانڈ اور دوسرے درندوں کو لڑاتے تھے۔ جہانگیر بادشاہ کے عہد میں ایک شیر اور سانڈ کی لڑائی کا واقعہ ملتا ہے۔ اونٹ بھی لڑائے جاتے تھے۔ اور اس کام کے لئے اجمیر، گجرات، جودھپور، بیکانیر سے اونٹ منگوائے جاتے تھے۔

جانوروں کو لڑانے کے موقع پر بازی بھی لگائی جاتی تھی جب شاہی اصطبل کے ہرن لڑائے جاتے تھے تو امراء دو روپے سے آٹھ مہرتک بازی لگاتے تھے۔

THE VIEW OF HINDOOSTAN. II, P. 266.

۱۷

TWIVING = TRAVELS IN INDIA : P. 131

۱۵ بابرنامہ ص ۲۵۹، بدایونی (فارسی) ص ۳۹۲

۱۶ بدایونی (ف) ۲/ ص ۳۹۲، فیڈلیسو ص ۳۴

۱۷ تزک جہانگیر (انگریزی ترجمہ) ۱/ ص ۱۵۷ آئین اکبری (ت) ج ۱ ص ۱، ص ۲۷۰۔ ابوالفضل نے لکھا ہے کہ "جہاں پناہ اپنی عظمت و شان و نیردگیر حاضرین کی نشاط اندوزی کے لحاظ سے ان جانوروں کی باہمی جنگ کا تماشہ ملاحظہ فرماتے ہیں اور چند بہترین شتر اس کام کے لئے ہمیشہ تیار رکھے جاتے ہیں خاصے کا بہترین جنگ آزما جاناور شاہ سپند نام دو از دہ سالہ خانہ ناد جاناور ہے جو اپنے ہسرول پر ہمیشہ غالب رہتا ہے اور حریف کو بچھاڑنے میں کشتی کے داؤں پیچ اور عجیب و غریب کرتب دکھاتا ہے۔"

SOCIETY AND CULTURE IN MEDIEVAL INDIA P. 70

۱۸

آگرہ اور دہلی کے قلعوں کے نیچے ریتیے میدانوں میں ہاتھیوں کو لڑایا جاتا تھا اور شاہان مغلیہ میں یہ شغل آخری بادشاہ، بہادر شاہ ظفر تک جاری رہا۔ بہادر شاہ اولؒ اور محمد شاہؒ بادشاہ کو بالخصوص ہاتھیوں کی لڑائی دیکھنے کا شوق تھا۔ علاوہ ازیں آخر الذکر بادشاہ صبح سویرے بھالوؤں، ایک بکے، ایک مینڈھے اور ایک خوفناک سور کو شیر کی کھال پہنا کر ہاتھی پہلے کرنے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔

۱۔ پرنسز (انگریزی) ۲۷۶-۲۷۸، پرنسز ۲/ص ۵۰ نیز گلہ نشی چند بھان۔ ۴ الف و ب دریائے لطافتہ فارس، ص ۲۵۔ خلاصہ التواریخ ص ۱۵-۱۷ منوچی ۲/ص ۳۶۴

۲۔ اردن۔ پرنسز (انگریزی) ۱۱۲۹/۱، بکے جہانمار شاہ ملاحظہ ہو۔ تذکرۃ الملوک ص ۱۱۹ بکے تذکرۃ الملوک۔ ص ۱۱۹ ب، صحیفہ اقبال "بعضے از روز ہانیلان مست کوہ شکوہ بحکم والادرنار دریا پائی جھرو کہ ہائی شاہ برج مبارک یا آئینہ محل مقدس بجنگ؟" ص ۳۴ الف FALL: ۱, P. 4

۳۔ FALL AND THE MUGHAL EMPIRE, ۱, P. 4 نیز ملاحظہ ہو۔ صحیفہ اقبال ص ۳۴ الف اللٹویونگ کا بیان ہے کہ ہندوستان کے شہزادوں میں عام طور پر شیر اور بھینسے کے لڑانے کا شوق پایا جاتا ہے۔ دونوں جانوروں کو ایک محصور میدان میں چھوڑ دیا جاتا تھا۔ جس کے وسط میں ایک موٹی بلی گاڑی جاتی تھی۔ شیر بھینسے سے لڑنے میں گریز کرتا تھا اور جب بھینسا اس پر حملہ آور ہوتا تو شیر بلی پر چڑھ جاتا تھا۔ بھینسا نیچے کھڑا اس وقت تک انتظار کرتا رہتا تھا جب شیر تھک کر نیچے اترنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ جوں ہی شیر نیچے اترتا تھا تو بھینسا اس کو اپنے سینگوں میں اٹھا کر اوپر ہوا میں اچھال دیتا تھا۔ اور جب شیر زمین پر گرتا تو وہ دوبارہ اس پر وار کرتا۔ آخر میں بھینسے کی ہی جیت ہوتی تھی۔ ص ۴۷

آئین شکار میں ابو الففضل نے ان تمام جانوروں کا ذکر کیا ہے جن کو لڑانے کی تعلیم دی جاتی تھی۔

لاحظہ ہو آئین اکبری (۱-ت) ج ۱، ص ۲۱۶-۲۱۹، ۲۲۵، ۲۳۸

ہاتھیوں کی لڑائی کا منظر دیکھنا صرف اختیار شاہی تھا لیکن مغلیہ سلطنت کے زوال اور شاہی رعب و دبدبہ کے انحطاط کے بعد مغلیہ امراء نے بھی اس شغل کو اپنا لیا۔^۱ پیناٹ کا بیان ہے ہندوستان کے باشندے بہت ہی رحم دل معلوم ہوتے ہیں لیکن یہاں کے امراء ہاتھیوں، بھینسوں، شیروں، ہرنوں، بادہ سنگھوں، مینڈوں، بکروں کو آپس میں لڑا کر تفریح کرتے ہیں اور ان جانوروں کو اس فن کی تربیت دی گئی ہے۔^۲

نواب شجاع الدولہ اور نواب آصف الدولہ، دونوں کو ہاتھیوں کی لڑائیاں دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ اور یہ شغل نواب سعادت علی خاں کے زمانے تک جاری رہا۔ ہرچون داس نے رمضان ۱۱۸۴ھ کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ نواب شجاع الدولہ نے ہاتھیوں کی جنگ کا اہتمام کیا تھا۔ اور شہزادہ عالی گہر (شاہ عالم ثانی) نے بھی ایک تماشہ بین کی حیثیت سے اس میں شرکت کی تھی۔

”در رمضان درمہین سال (۱۱۸۴ھ) نواب شجاع الدولہ بہادر جنگ فیلان مست در رتی زیر حویلی خود کنا تیدہ و منیر الدولہ و حسام الدین خاں فرستادہ و بادشاہ (شاہ عالم) کہ آمدہ بود حاضر بودند و دیگر خلایق از ادنی تا اعلیٰ قریب پنجاہ ہزار کس در آن وقت از تماشا یان حاضر بودند۔ فیلان مست در خود ہا جنگ نمودند و غالب و مغلوب کہ رو بفرار نہادند“

THE VIEW OF HINDOOSTAN : II P. 246

۱

۲ ایضاً۔ ۲/۲ ص ۲۴۶ نمبر TWINING. P. 478

BENGAL - PAST AND PRESENT (JAN - JUNE 1928) P. 118

۳ لکھنؤ کے نوابین کی ہاتھیوں کی جنگ سے متعلق دلچسپی کے بارے میں برائے تفصیل ملاحظہ ہو۔

گزشتہ لکھنؤ ص ۱۶۹-۱۷۰، چہار گلزار شجاعی ص ۱۷۰ (الف) VALENTIA. I, PP. 164-55

اس جنگ میں جہدِ اشخاص ہلاک ہوئے۔

بنگال کا صوبہ دار، مہابت جنگ کو ہاتھیوں کی لڑائی دیکھنے کا شوق تھا۔

ہاتھیوں کے علاوہ امرار کو دیگر جانوروں کے کرتبوں کے دیکھنے کا بھی بے حد شوق تھا۔ امرار ہرنوں کو جنگ کے لئے تیار کرتے تھے۔ ہرنوں کی لڑائی سے خواص و عوام کی دل چسپی کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ دہلی کے کچھ شکاریوں نے ہرنوں کی ایسی تربیت کی تھی کہ وہ مختلف قسم کے کرتب دکھاتے تھے۔ دہلی کے باہر رمنہ نامی مقام پر ان ہرنوں کے تماشے ہوتے تھے۔ اس تماشے کو دیکھنے کے لئے امیر و غریب، جوان و بوڑھے، ہر طرح کے لوگ جمع ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ نظام الملک آصف جاہ (وزیر اعظم محمد شاہ بادشاہ) بھی تماشے دیکھنے گئے تھے۔

دہلی سے زیادہ لکھنؤ میں درندوں کے لڑانے کا شوق پایا جاتا تھا۔ غازی الدین حیدر کے زمانے میں وحشی جانوروں کے لڑانے کیلئے بڑے بڑے میدان بانس کے ٹھاکھڑوں یا آہنی حصار سے محفوظ کئے گئے تھے جہاں نواب کے علاوہ عوام و خواص تماشے دیکھنے

لے چہار گلزار شجاعتی ص ۲۰۱ الف ۲۲۵، ۲۲۴، OBSERVATIONS ETC. مختلف جانوروں کی لڑائی

سے سیر المتاخرین (فارسی) ص ۵۹۹، ہاتھیوں کی لڑائی کے متعلق مزید معلومات کے لئے دیکھیے :

TWINING = TRAVELS IN INDIA: P. 478 (انگریزی) ص ۱۱۸

ORIENTAL MEMORIES II, P. 82, VALENTIA, P. 159-60

HABER, TRAVELS ETC: 1, P. 424

کے وقت بعد از وفات اور محم زب (ق) ص ۴، ب - ۵، ب

سے فخر الطائبین - ۵۶ - اکبر بادشاہ کے زمانے میں بھی ہرنوں کے لڑانے کا شوق پایا جاتا تھا۔ اور بازی لگا کر ہرن لڑائے جاتے تھے۔ برائے تفصیل ملاحظہ ہو۔ آئین اکبری (۱-ت) ص ۱۵۱-۱۵۲، ص ۳۲۳-۳۲۴

جاتے تھے یہ اس طرح شیروں کو اکثر تیندوں سے لڑایا جاتا تھا۔ نواب اودھ نے بہت سے شیر جمع کر رکھے تھے۔ بعض مرتبہ شیر اور گھوڑے کو بھی لڑایا جاتا تھا۔ یہ مختصر یہ کہ لکھنؤ میں جیتے، تیندوں، اونٹ، گینڈے، بارہ سنگھے، اور مینڈھے بھی لڑائے جاتے تھے یہ

نظر اکبر آبادی نے بالخصوص ریچھ کے بچے پالے جانے کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے بڑی تفصیل سے ریچھ کے رقص اور اس کے کرتبوں کا ذکر کیا ہے جو باعث تفریح عوام و خواص تھا۔ ریچھ کے بچے کو جھکے، کرن پھول نامی زیورات پہنائے جاتے تھے۔ اور اس پر مقیش کی لڑکیوں کی ایک جھول ڈالی جاتی تھی۔ اور اس کو اتنا سجایا جاتا تھا کہ وہ گویا پری تھا۔ نہ کہ ریچھ کا بچہ۔ ریچھ کے بچے کے رقص کو نظر اکبر آبادی نے اپنے مخصوص انداز میں یوں بیان کیا ہے۔

مدت میں اب اس بچے کو ہم نے ہے سر رہا یا لڑنے کے سواناچ کھی اس کو ہے سکھایا
یہ کہہ کے جوڑھیلی کے تیس گت پہ بجایا اس ڈھپ سے اسے چوک کے جھگھٹ میں نچایا

جو سب کی بگاہوں میں کھپا ریچھ کا بچپا

پھر ناچ کے وہ راگ بھی گایا تو وہاں واہ پھر کہہ دانا چا تو ہراک بولی زباں واہ
ہر چار طرف سیتی کہیں پیرو جواں واہ سب منہس کے یہ کہتے تھے میاں داہ میاں واہ

کیا تم نے دیا خوب نچا ریچھ کا بچپا

اس ریچھ کے بچے میں تھا اس ناچ میں ایجاد کرتا تھا کوئی قدرت خالق کے تئیں یاد

۱۶ براۓ تفصیل۔ گذشتہ لکھنؤ۔ ص ۱۶۴ - ۱۶۶

۱۷ ایضاً۔ ص ۱۶۶ - ۱۶۸
VALENTIA-1, TIGER FIGHT: PP. 159-60.

۱۸ براۓ شترخانہ۔ ملاحظہ ہو۔ آئین اکبری (۱-ت) ج ۱، ص ۲۶۹ - ۲۷۰

۱۹ براۓ تفصیل گذشتہ لکھنؤ۔ ص ۱۶۸ - ۱۷۴، کلیات نظر اکبر آبادی ص ۴۷۸

ہر کوئی یہ کہتا تھا "خدا تم کو رکھے شاد" اور کوئی یہ کہتا تھا "ارے واہ رے استاد

تو بھی جیے اور تیرا سدا ریچھ کا بچپا

جب کشتی کی ٹھہری تو وہیں سر کو جو جھاٹا لٹکاتے ہی اس نے ہمیں آن لٹھاٹا

کہہ ہم نے بچھاٹا اسے کہہ اس نے پچھاٹا اک ڈیڑھ پہر ہو گیا کشتی کا اکھاٹا

گر ہم بھی نہ ہارے نہ ہمارے ریچھ کا بچپا

یہ دائی میں بیچوں میں جو کشتی میں ہوئی دیر یوں پٹتے روپے پیسے کہ آندھی میں گویا بیر

سب نقد ہوئے آکے سو لاکھ روپے ڈھیر جو کہتا تھا ہر ایک سے اس طرح سے منہ پھیر

یار تو لڑا دیکھو ذرا ریچھ کا بچپا

غبارہ باری | ہندوستان میں قدیم زمانے سے ہوا میں غبارہ چھوڑنے کا رواج پایا جاتا

تھا۔ غبارہ کاغذ کی ایک تھیلی ہوتی تھی جس میں دھواں یا ہوا بھر کر آسمان پر اڑاتے تھے۔

یہ رواج ہمارے زمانے میں بھی پایا جاتا ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ بالعموم رطب کے غبارے

چھوڑے جاتے ہیں۔ آندھ رام نخلص نے "احوال کرم شب چراغ" کے عنوان کے تحت غبارے

بازی کی ان الفاظ میں وضاحت کی ہے۔

"اکثرے از قباحت نغمہاں ہندوستان از بر کرم شب چراغ کہ سخت

وسنرو براق مانند ورق مینا کار می باشد۔ مستزیج و عاشبہ دامن جامہ وزیر

انداز نلیان می سازند وبال و پر جانور مردہ بہ بلند پرواز نہا می بردند

کشتی رانی | چوں کہ ہندوستان میں کثرت سے ندیاں اور دریا ہیں اس لئے یہاں بحری

لے کلیات نظر اکبر آبادی ص ۲۷۶ - ۲۷۸

۲۷ میراۃ الاصطلاح ص ۱۸۱ ب نیر رقعات مرزا قسبل - ص ۲۸

سفر کے لئے کشتیاں یا ناویں استعمال کی جاتی تھیں مسلمانوں نے بحری سفر کے علاوہ عہد مغلیہ میں کشتی رانی کا شغل برائے تفریح اختیار کیا۔ مورچنگھ نامی کشتی بالخصوص اس کام کے لئے استعمال کی جاتی تھی یہ آندرام مخلص بادشاہوں اور امراء کی کشتیوں کا، جو نوارہ کہلاتی تھیں، ان الفاظ میں ذکر کرتا ہے۔

«غراب و جہاز نوارہ را اکثر بشکل و صورت جانوران دریامی سازند چنانچہ نوارہ ہائے بادشاہی و سرکار نواب صاحب وزیر الملک بہادر کہ دیو شد، اکثر بصورت جانوران است۔ وہ ہندوستان کشتی عام است و آنچه برآں ملوک و امرای عظام در دریا سوار شوند، آثر نوارہ می نامند و یک طرفہ سر نوارہ بگلہ چوبی با پوشش سقر لاطمی باشد و نسبت کبشتی این را بسیار با اسلو و سبک می سازند و بر بگمارنگ نقاشی و دیگر بکلف می پردازند و ملاحظہ کن اشر کشمیری می باشند و ہنگام زود نمودن در روانہ کردنش بزبان کشمیری آہنگہا می غریب تر تم کنند»

مخلص نے باہر بادشاہ کا ایک بیان بھی نقل کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا تھا۔

«بیچ سواری با رام ترچوں سواری کشتی نیست، زیرا کہ در بیچ سواری ہنگام طے راہ خراب کردن و نوشتن بسہولت و آسانی میسر نیست، مگر سواری کشتی یہ اٹھارہویں صدی کے اکثر شاہان مغلیہ اور ان کے امراء نوارہ میں سوار ہو کر تفریح کرتے

۱۔ بابرت نامہ ص ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸،

تھے اور سیاسی تفکرات سے کچھ لمحات نجات حاصل کرتے تھے۔ محمد فرخ سیر محمد شاہ اور احمد شاہ بادشاہ اکثر و بیشتر دریا کی سیر کو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ نواب صفدر جنگ نے نخلص کو ایک نوارہ تیار کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا یہ

ہندوستان میں کئی قسموں اور ناموں کی کشتیاں پائی جاتی تھیں، بنگرو، پھلوا، پنکھوا، بجرہ، حسن خانہ، پھلوارہ، سیرنگا، بھوالیہ، گلہی، گھڑ، سکھا، مہدکا، پالنی، ہواس وغیرہ۔

جھولا یا ہندو لہ | قدیم زمانے سے ہندوستان میں عورتوں کے جھولا جھولنے کا رواج پایا جاتا رہا ہے۔ بالعموم ساون کے مہینے میں عورتیں جھولا جھولا کرتی تھیں جس زمانے میں "ہریالی تیج" کا تہوار منایا جاتا تھا۔ منشی رام پرشاد نے اس تہوار کی تفصیل یوں بیان کی ہے "چونکہ دیوشینی ایکادشی پر سبزہ پیرا ہو کر دس پندرہ روز میں نہایت سرور کی حالت پیدا ہو جاتی ہے اس لیے ساون کے مہینے میں عورتیں "ہریالی تیج" کا تہوار مناتی ہیں اور جھولا جھول کر حمد خدا کی اُستتی کے راگ گاتی ہیں۔"

اس تہوار کے بالخصوص عورتوں سے مخصوص ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ہندوستان میں فنونِ لطیفہ

۱ لہ لیٹر مغلس ۱/ ص ۲۵۴

۲ سفر نامہ آنند رام مخلص "حضرت نعلی سبحانی بقریب شکار ماہی برنوارہ خاصہ سوار شاہ سیر دریا می نمودند" ص ۳۲

۳ تاریخ احمد شاہی (ق) ص ۹۰، الف ۹۲، الف - اکبر بادشاہ کے عہد میں کشتیوں کی ساخت

وغیرہ کے لیےلاحظہ ہو۔ آئین اکبری (۱-ت) ج ۱- ص ۴۱۹-۴۲۷

"بادشاہ برنوارہ فرمودہ سیر دریا نمود" ۸۹ ب ۹۰ الف

۴ وقائع آنند رام مخلص (قلمی) ج ۲/ ۶۴ الف، د ب۔

۵ کتاب الہند (۱-ت) ص ۳۶۵-۳۶۶

مثلاً موسیقی، مصوری، نقاشی، بیل بوٹے بنانا اور کشیدہ کاری وغیرہ خاص طور پر عورتوں کا حصہ رہا ہے اور وہی اس میں دسترس پیدا کرتی تھیں۔ لہذا یہ بات قدرتی ہے کہ جو شخص تصویر بنانے میں مہارت رکھتا ہے وہی قدرت کے نظارہ کی اصل خوبی پہچان کر اس سے سرور حاصل کر سکتا ہے اس وجہ سے سبزہ ناز کا نظارہ عورتوں کے سرور کا خاص باعث ہوتا تھا اور جھولا سرور کو دو بالا کر دیتا تھا۔ جھولا جھولنے سے بغیر کسی نشہ کے خود بخود لطف و سرور محسوس ہونے لگتا ہے۔

غرض کہ آٹھ دس دن عورتیں نہایت خوشی و مسرت سے گزارتی ہیں۔ اور اس تہوار کو منا کر اور سہاگ کی دلوی یعنی پاروتی کا پوجن کر کے دعا کرتی ہیں کہ ایشور اس سرور سے ہمیشہ سب کو فیضیاب کریں۔ رطکیاں یہ تہوار زیادہ تر اپنے والدین کے گھر مناتی ہیں کیوں کہ یہاں سرور سے زیادہ آزادی نصیب ہوتی ہے اور مشاہدہ قدرت کا کافی موقع ملنے پر سرور دو بالا ہو جاتا ہے لیکن

۶۷-۶۹

اردو عربی ڈکشنری

مؤلفین: مولانا عبدالمحفوظ بلایوی، استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء

یہ شاندار اردو عربی لغت اپنی غیر معمولی خصوصیات کی وجہ سے لاجواب ہے ۵۵۰ میں

اس کا پہلا ایڈیشن شائع ہو کر ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تھا اس کتاب کی تالیف پر حکومت یو پی نے

مصنف کو گرانقدرانعام دیا تھا۔ یہ ڈکشنری علماء و طلباء اور عربی زبان کے شائقین سب کے

لئے یکساں مفید ہے خاص کر مدارس کے طلباء کے لئے یہ نہایت بیش قیمت تحفہ ہے قیمت: بجلد رگیزین ۹ روپے

۱۔ مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ ۲۔ کتب خانہ عزیز بیہ دہلی

۳۔ راشد کمپنی۔ دیوبند

ملنے کے
پتے